الفاظ

"لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى حَيَّيْنِ لِمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ" کی تحقیق

(بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر کے قلم سے)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مرید وفات مسیح علیہ السلام پر ایک دلیل یہ بھی دیا کرتے ہیں کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "اگر حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ (علیہم السلام) زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے"۔ چنانچہ ذیل میں مرزا صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں کی کتابوں سے عبارتیں لکھی جاتی ہیں۔ اور اس کے بعد ان کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریر

کتاب تحفہ گولڑویہ (طبع ثانی) کے صفحہ ۱۹۵ وکتاب ایام الصلح اردو صفحہ ۴۳ واربعین ۲ صفحہ ۲۷ واتمام الحجۃ (طبع ثانی) صفحہ ۶ وحمامۃ البشرےٰ عربی (طبع ثانی) صفحہ ۱۲۷ کے حاشیہ کا خلاصہ مطلب یہ ہے:-

"ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسےٰ وعیسےٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے"۔

حکیم خدا بخش صاحب مرزائی کی تحریر

حکیم خدا بخش مرزائی نے اپنی کتاب "عسل مصفےٰ" (طبع ثانی) حصہ اول کے صفحہ ۲۶۸ وصفحہ ۲۶۹ وصفحہ ۲۷۰ پر بحوالہ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر ترجمان القرآن۔ فصل الخطاب۔ الیواقیت والجواہر۔ مدارج السالکین۔ زرقانی شرح مواہب اللدنیہ یوں لکھا ہے:-

"بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر موسےٰ اور عیسےٰ زندہ ہوتے تو اُن کو بجز ہماری اطاعت کے اور کچھ چارہ نہ ہوتا"

مولوی جلال الدین سکھوانی کی تحریر

رسالہ "مباحثہ میانی" کے صہ۵ پر لکھا ہے:۔

"تیسری حدیث جس میں حضرت عیسےٰ کا ذکر ہے جو فقہ اکبر مطبوعہ مصر اڈیشن اول کے صنہ۱ پر لکھی ہوئی ہے ۔ ویقتدی بہ لیظھر متابعتہ لنبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کما اشار الی ھذا المعنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کان عیسےٰ حیالما وسعہ الا اتباعی ۔ یعنی مسیح موعود مہدی کی اقتدا کرینگے تا یہ ظاہر کریں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو ہیں ۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث میں اس مدعا کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر عیسےٰ زندہ ہوتا تو اُسے میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ تھا ۔ پس اُن کا پیروی نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زندہ نہیں ہیں"

سیّد مصطفےٰ بہائی کی تحریر

کتاب "المعیار الصحیح لمعرفۃ ظہور المہدی والمسیح (مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مطبع انوار محمدی کلکتہ) کے صہ۹۱ پر سید مصطفےٰ بہائی لکھتا ہے ۔

"حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کان عیسیٰ حیا لما وسعہ خلافی (ترجمہ) اگر عیسےٰ مسیح جیتے رہتے اور میرے زمانہ (بعثت) میں موجود ہوتے تو ان کو ضرور میری شریعت اور دین کی پیروی کرنی پڑتی"

جواب

واضح ہو کہ حدیث کی کتابیں دو قسم کی ہیں ۔ ایک قسم کی وہ کتابیں ہیں جن میں محدثین نے اپنی اپنی سندوں سے آنحضرتؐ کی حدیثیں لکھی ہیں

جیسے صحاح ستہ شریف۔ مسند احمد شریف۔ موطا امام مالک۔ موطا امام محمد۔ مستدرک حاکم۔ تصانیف امام بیہقی و امام طبرانی۔ سُنن دارمی۔ دلائل النبوۃ ابی نعیم۔ ان کو مسندات کہتے ہیں۔

دوسری قسم کی وہ کتابیں ہیں جن کے لکھنے والوں نے پہلی قسم کی کتب حدیث سے حدیثیں نقل کی ہیں۔ اور راوی کا نام اور حدیث کی کتاب کا حوالہ بھی لکھدیا ہے۔ جیسے مشکوٰۃ شریف۔ کتاب الترغیب والترہیب۔ ان کو مخرجات کہتے ہیں۔

پس مرزائی اور بہائی مولوی کے پیش کردہ الفاظ "لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی" اور الفاظ "لوکان عیسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی" حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں آئے ہیں۔

اب میں ذیل میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حدیث کی مستند کتابوں میں حدیث نبوی ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ "لوکان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی"۔ حدیث کی مستند کتابوں میں الفاظ "لوکان عیسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی" نہیں آئے ہیں۔

(۱) مسند احمد شریف جلد سوم صفحہ ۳۸۷۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۰ پر ہے:-

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ آپ کے پاس حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا کہ ہم یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں اور ہم کو اچھی لگتی ہیں۔ کیا آپ اجازت دینگے کہ ہم ان میں سے بعض لکھ لیں۔ اس وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم حیران ہو جیسے یہود اور نصاریٰ حیران ہیں۔ تحقیق میں لاہوں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت (ولوکان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی)

اور اگر (حضرت) موسٰے علیہ السلام زندہ ہوتے تو اُن کو میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔" (اس روایت کو محدث امام بیہقیؒ نے بھی اپنی کتاب شعب الایمان میں لکھا ہے)

(۲) سنن دارمی شریف صہ ۶۳ و مشکوٰۃ المصابیح صہ ۳۲ پر یوں ہے:۔

"حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس توریت کا ایک نسخہ لیکر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ توریت کا نسخہ ہے۔ پس حضرت رسولخدا صلعم چپ رہے۔ حضرت عمر توریت پڑھنے لگے سنتے ہی آنحضرت صلعم کا چہرہ متغیر ہو گیا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا اے عمر تو مرے کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو نہیں دیکھتا۔ حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور عرض کیا میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے غصے سے۔ راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتھ جو رب ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو نبی ہے اور اسلام کے ساتھ جو ہمارا دین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تمہارے واسطے (حضرت) موسٰے ظاہر ہو ویں پس تم اس کی پیروی کرنے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ سیدھے راستہ سے (لو کان موسٰی حیاوادرك نبوتی لاتبعنی) اور اگر حضرت موسٰے زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔"

(۳) محدث ابو نعیم اصفہانی کی کتاب "دلائل النبوۃ" جلد اول کے صہ ۱۸ اور کتاب "خصائص الکبریٰ" کی جلد دوم کے صہ ۱۸۷ پر ہے:۔

"عن عمر بن الخطاب قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ومعی کتاب اصبتہ من بعض اھل الکتاب فقال والذی نفس محمد بیدہ لو ان موسٰی کان حیا ما وسعہ الا ان یتبعنی۔"

(۴) تفسیر ابن کثیر (برحاشیہ تفسیر فتح البیان مطبوعہ مصر) جلد دوم صـ۲۴۶ـ اور تفسیر ترجمان القرآن جلد ۲ صـ۴۶۱ـ پر ہے:۔

"محدث ابو یعلیٰ موصلی حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب سے کچھ مت پوچھو وہ تم کو کیا خاک ہدایت دینگے جبکہ وہ خود گمراہ ہوگئے ہیں۔ تم یا تو باطل کی تصدیق کروگے یا سچ کو جھٹلاؤگے۔ واللہ حال یہ ہے کہ اگر موسیٰؑ تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو اُن کو میری پیروی کرنے کے سوا کچھ چارہ نہ ہوتا۔"

(۵) کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۱۱ کے صـ۲۰۰ـ پر لکھا ہے:۔

"احمد و ابن ابی شیبہ و بزار نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ تحقیق حضرت عمرؓ ایک کتاب لیکر آئے جس کو انہوں نے بعض اہل کتاب سے پایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے وہ کتاب پڑھی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور آپؐ نے فرمایا میں تمہارے پاس لایا ہوں صاف روشن شریعت۔ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ تم کو حق کی خبر دینگے پس تم اس کی تکذیب کروگے یا خبر دینگے باطل کے ساتھ پس تم اس کی تصدیق کروگے۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔"

عرض حبیب حدیث کی کتابوں مثلاً مسند احمد۔ سنن دارمی۔ امام بیہقی کی کتاب شعب الایمان۔ دلائل النبوۃ۔ بزار۔ ابو یعلی۔ ابن ابی شیبہ۔ مشکوٰۃ شریف میں صحیح مرفوع متصل روایت میں الفاظ "لوکان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی" آئے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کا اسم گرامی نہیں۔ حدیث کی کسی مستند کتاب میں الفاظ "لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی" نہیں آئے ہیں۔ جس کتاب میں ایسے الفاظ لکھے گئے ہیں بے ثبوت ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی اور اُن کے مریدوں نے خود غرضی کی وجہ سے تحقیق سے کام نہیں لیا۔